22862-گاہک زیادہ کرنے کے لیے انعامی مقابلہ منعقد کرنے کا حکم

سوال

وقتا فوقتا سپر مارکیٹوں وغیرہ میں گاہک زیادہ کرنے کے لیے مالکان حضرات انعامات کا اعلان کرتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس میں شرکت کرنے کے حکم کی وضاحت فرمائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ جس قدر ممکن ہو اس موضوع میں علماء کرام کے فتاوی جات بھی درج کریں تاکہ مکمل وضاحت ہوسکے، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ مارکیٹ میں کمپٹیشن کی بنا پر پیدا ہوا ہے اور تجارتی سامان کے مالکان اپنے سامان کی ترویج چاہتے ہیں جس کی بنا پر وہ انعامی مقابلہ جات رکھتے ہیں، ہمارے معاصر علماء کرام اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اس سلسلہ میں علماء کرام کے دو قول ہیں :

پہلا قول :

ایسا کرنا مطلقا منع ہے.

دوسرا قول :

کچھ شروط وضوابط کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے.

اس کی ممانعت اور حرمت قرار دینے والوں میں مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں، ذیل میں ہم ان کے بعض فتاوی جات درج کرتے ہیں :

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

یہاں امریکہ میں کچھ سپر غذائی سٹور ایسے ہیں جہاں سے خریداری کرنے پر غیر معروف سے نمبر دیے جاتے ہیں، جب آپ کے پاس سٹور کی جانب سے معین کردہ نمبر جمع ہوجائیں تو آپ انعام میں کچھ رقم کے مستحق ہونگے تو کیا مسلمان کے لیے یہ انعام لینا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اس نمبر کے عوض میں کوئی رقم ادا نہیں کرنا پڑتی، لیکن صرف اس سٹور سے خریداری کرنے، یا پھر سٹور دیکھنے والے کو ہی یہ نمبر دیے جاتے ہیں، جس پر انہیں انعام میں شامل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے تو آپ کے لیے خریداری یا سٹور کی زیارت کی بنا پر دیا جانے والا انعام لینا جائز نہیں، نمبر اختیار کرتے وقت جو نمبر آپ کے لیے مجہول تھا وہ اختیار کے بعد معلوم ہوگیا، اس لیے یہ جوے میں شامل ہونے کی بنا پر جائز نہیں، اور جوے کی حرمت کتاب وسنت اور اہل علم کے اجماع سے ثابت ہے. اھ

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (191/15) فتوی نمبر (5847).

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا :

ہمارے ہاں کچھ سیلزمین ایک کاٹن سوریال کا فروخت کرتے ہیں، اور دوسری دوکانوں میں تقریبا بیس ریال کا، اور وہ اس پر گاڑی یا دوسرے انعام رکھتے ہیں، تولوگ انعام حاصل کرنے کی رغبت میں کاٹن خریدنے کے لیے امڈ آتے ہیں، کیا یہ جائز ہے ؟ برائے مہربانی اس سلسلہ میں فتوی دیا جائے اللہ تعالی آپ کو اجر و ثواب عطا کرے.

کمیٹی کا جواب تھا :

جس عمل کے متعلق آپ نے دریافت کیا ہے وہ جائز نہیں، بلکہ برائی اور جوا ہے، جسے اللہ تعالی نے کئی قسم کے خطرات اور دھوکہ پر مبنی ہونے کی بنا پر حرام کیا ہے، اور اس میں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال کھانا بھی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آجاؤ}.المآئدة(90).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

.{اے ایمان والو تم اپنا مال آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ}.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیع سے منع فرمایا ہے.

اللہ تعالی آپ کو ہر خیر و بھلائی کے کام کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کی مدد و نصرت کرے اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے. اھ

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (195/15) فتوی نمبر (18324).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا :

کچھ کال آفس والے کئی بار ٹیلی فون کالز کرنے والوں کو انعام پیش کرتے ہیں، ان انعامات کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

عمومی کال آفس والوں کی جانب سے کال کرنے والوں کو ہدیہ کے نام پر مذکورہ نظام کے تحت جو کچھ دیا جاتا ہے وہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں قماربازی اور جوا اور لوگوں کو دھوکہ دینا، اور ٹیلی فون کالوں کی ترویج کی بنا پر لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانا، اور آمدنی میں اضافہ کرنا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کال آفس والوں کی آپس میں عداوت و بغض اور کینہ و حسد بھی پیدا ہوتا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آجاؤ}.المآئدة(90).

اھ

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (196/15) فتوی نمبر (19560).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہمارے شہر میں تعاونی کمیٹی نے اپنے آفس کے سامنے ایک گاڑی رکھی کر پیشکش رکھی ہے کہ جو یہاں سے ایک سو درہم یا اس سے زیادہ کی اشیاء خریدے گا اسے دس درہم کی رسید دی جائیگی، اور قرعہ اندازی میں شامل کرنے کے بعد قرعہ نکلنے والے کو وہ گاڑی انعام میں دی جائیگی، میرا سوال یہ ہے:

1- عوض کے بغیر اس رسید کے ساتھ قرعہ اندازی میں شریک ہونے کا حکم کیا ہے، اگر قرعہ اندازی میں اس کا نام نہ آیا تو اسے کچھ نقصان نہیں ہوگا؟

2- قرعہ اندازی میں شریک ہونے کے لیے مذکورہ بالا رسید کے حصول میں اس کمیٹی سے خریداری کرنے کا حکم کیا ہے؟

اس لیے کہ یہاں کچھ لوگ تو اس معاملہ میں تردد کا شکار ہیں، اور کچھ اسے صحیح مانتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان دونوں سوالوں کا بادلیل جواب دیں تا کہ مسلمان لوگ اپنے دین کے سلسلہ میں دلیل پر ہوں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ معاملہ قماربازی اور جوا میں شامل ہوتا ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے حرام قرار دیا ہے اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے:

.{اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کردے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آجاؤ}.المآئدۃ (90).

لہذا فجیرہ کے حکومتی ذمہ داران اور ولی الامر اور اہل علم وغیرہ پر لازم ہے کہ وہ اس برائی کو روکیں اور اس سے منع کریں، اور لوگوں کو اس سے بچنے کا کہیں، کیونکہ میں کتاب اللہ العزیز کی مخالفت اور لوگوں کا ناحق مال کھانا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی سب کو ہدایت نصیب فرمائے، اور حق پر استقامت نصیب کرے.

مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (1145) تاریخ (1408/10/29ھ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس طرح کے انعامی مقابلوں میں شرکت کے حکم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دو شرطوں کے ساتھ اسے جائز قرار دیا ہے، شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"کمپنیاں اس وقت اپنا مال خریدنے والوں کو انعامات دیتی ہیں، تو ہم کہتے ہیں: جب دو شرطیں پائی جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں:

پہلی شرط:

قیمت یعنی سامان کی قیمت اس کی حقیقی قیمت ہو، یعنی انعام کی بنا پر اس کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو، اگر انعام کی وجہ سے قیمت بڑھا دی گئی ہو تو یہ قماربازی اور جوا ہے اور حلال نہیں.

دوسری شرط:

انسان انعام حاصل کرنے کے لیے سامان نہ خریدے، اگراس نے صرف انعام حاصل کرنے کی غرض سے سامان خریدا نہ کہ اس کی ضرورت کی بنا پر تو یہ مال ضائع کرنے کے مترادف ہوگا، ہم نے سنا ہے کہ بعض لوگ دودھ یا لسی کا ڈبہ خریدتے ہیں، انہیں اس کی ضرورت تو نہیں ہوتی لیکن وہ اس لیے خریدتے ہیں کہ ہوسکتا ہے اسے انعام مل جائے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ اسے بازار یا پھر گھر کے ایک کونے میں انڈیل دیتا ہے، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں مال ضائع ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے.

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح نمبر (1162).

ان شاء اللہ یہ قول صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہے، جب انسان اپنے دل میں دوسری شرط کو منطبق کرے تو صحیح ہے، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور انسان اس کے دل کی بات کو نہیں جانتا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اور رزق حلال نصیب فرمائے، اور ہمیں قناعت و رضا کی توفیق دے، اور حرام اور اس کے اسباب سے دور رکھے.

واللہ اعلم.